Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities **206**
Vol 5 (3) July-Sept, 2019 pp. 206- 222.
ISSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. Email:editor@gjmsweb.com
Impact Factor value = 4.739 (SJIF).

ANALYTICAL STUDY OF "AL-RAHEEQUL MAKHTOOM"

الرحیق المختوم کا تحقیقی مطالعہ

Shahida Perveen[1], Prof.Dr. Maqbool Hassan Gilani[2]

ABSTRACT- *The objective of this research paper is to conduct analytical study of the book "Al-Raheequl Makhdoom" written by Allama Safi-u-Rehman Mubarakpuri. In fact, it is a biography of the Holy Prophet, Muhammad (MPBUH). This is book has won award in international completion. Initially it is written in Arabic language but it bacem so much popular that the author has also translated into Urdu so that the people of sub-continent can reap benefit from it. Maulana Mubarakpuri has explained all important events of the life of the Holy Prophet in very simple and comprehensive way and the reader gets spiritual solace by reading it. It is not only a book of knowledge but impress so much the reader that he feels change in his mind and character. It is a source of inspiration for all mankind.*

Key words: *Biography, source of inspiration, book of knowledge, spiritual solace.*

Type of study: ***Original Research paper***

Paper received: 10.01.2019
Paper accepted: 15.02.2019
Online published: 01.04.2019

---

1. M. Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan. shahidamalik627@gmail.com.
2. Associate Professor, Government College, Jalalpur Peerwala, Multan. maqbool.gilani@gmail.com. Cell # +9203006341658.

علامہ صفی الرحمن مبارکپوری کا تعارف:

سرزمین ہند میں بسنے والی مذہبی شخصیات میں عامل و فاضل ، مفسر و مقرر ، معلم و مدرس ، محدث و فقہیہ شاعر وادیب عابدو زاہد ، واعظ و خطیب بے شمار ہیں ۔ مگر ان بے شمار نابغہ روز گارہستیوں میں سرفہرست علامہ صفی الرحمن مبارکپوری ہیں ۔ ایک قابل مدرس ماہر علم و فراءض کامیاب مناظر سیرت نگار شارح حدیث محقق اور اعلیٰ پائے کے قلم کار تھے ۔

اللہ تعالیٰ نے۔ آپ کو بے شمار صلاحیتوں سے نوازا تھا ۔ سیرت پر ان کی مایہ ناز کتاب '' الرحیق المختوم '' مقابلہ سیرت نگاری میں اول انعام یافتہ کتاب ہے ۔

ولادت :

6جون 1942ء کو علامہ صفی الرحمن مبارکپوری کی ولادت با سعادت موضع حسین آبا د میں ہوئی جو مبارکپور کے شمال میں ایک کلومیٹر کے فاصلے پر چھوٹی سی بستی ہے ۔

'' مبارک پور ضلع اعظم گڑھ کا ایک معروف علمی اور صنعتی قصبہ ہے ۔ اعظم گڑھ مبارکپور کی سرزمین نے عظیم اور نامور علماء کرام کو جنم دیا ہے ۔

نام و نسب :

علامہ صفی الرحمن مبارکپوری کا سلسلہ نسب صفی الرحمن بن عبداللہ بن محمد اکبر بن محمد علی بن عبدالمومن بن فقیر اللہ مبارک پوری اعظمی ۔ آپ کی کنیت ابو ہشام ہے ۔ آپ کے والد عبداللہ کا تعلق غریب طبقے سے تھا مگر غریب و تنگدستی کے باوجود آ پ ؒکے والد نے اپنے تمام بچوں کو دینی تعلیم دلانے اور حافظ قرآن بنانے کی کوشش کی مگر ان میں سے صرف تین بیٹوں نے اپنی تعلیم مکمل کی ۔ مولانا صفی الرحمن مبارکپوری دوسرے مولانا عزیزالرحمن مدنی اور تیسرے بیٹے حافظ عبدالحنان صاحب جو حفظ قرآن کی دولت سے مالامال تھے ۔ باقی اپنی تعلیم چھوڑ کر دنیاوی کاروبار میں مشغول ہو گئے ۔

ابتدائی حالات:

مولانا صفی الرحمن مباکپوری ؒکے والد کا نام عبداللہ تھامگر جو کہ ایک معمولی پڑھے لکھے مگر نہایت ہی دین دار انسان تھے ۔ دین داری اور زہد و تقویٰ میں ان کی شہرت تھی ان کی کفالت میں چھے بیٹوں اور ایک بیٹی کے علاوہ کچھ یتیم بھتیجے اور بھتجیاں بھی تھی انہوں نے پورے انصاف کے ساتھ ذمہ داری نبھائی ۔ آپ اپنے بچوں کی طرح ان یتیموں کے ساتھ سلوک کیا کرتے تھے اور انتہائی شفقت و محبت کے ساتھ پیش آتے تھے ۔

تحصیل علم :

مولانا صفی الرحمن مبارکپوری نے اپنی ابتدائی تعلیم گھر میں ہی حاصل کی آپؒ نے قرا ٓن کا کچھ حصہ اپنے دادا اور چچا اور پھوپھی سے پڑھا 1948ء میں پھر پرائمری تعلیم حاصل کرنے کیلئے مدرسہ

عربیہ دار التعلیم صوفی بلور مبارک پور میں داخل ہوگئے ۔ یہاں آپؒ نے چھے سال کا عرصہ گزارہ اور مڈل تک تعلیم حاصل کی آپؒ نہایت ذہین اور قابل طالب علم تھے اپنے امتحانوں میں امتیازی نمبروں سے کامیاب ہوتے رہے ۔ جون 1954ء میں آپؒ کا داخلہ مدرسہ احیاء العلوم مبارک میں ہوا یہاں آپؒ نے عربی زبان و قواعد صرف و نحو اور بعض دوسرے علوم کی تعلیم حاصل کی ۔ یہاں پر آپؒ نے دوسال کا عرصہ گزارا ۔ اس دوران آپؒ نے اپنے اساتذہ اور ساتھی طلبہ میں ذہانت کے جھنڈے گاڑ دیے اس وقت مبارک پور کی معاشی حالت ناگفتہ با تھی معاشی تنگی کی وجہ سے مبارک پور کے لوگوں نے اپنے بچوں کو تعلیم سے ہٹا کر روزی روٹی کا کاموں پر لگا دیا ۔ مگر آپؒ کے والد محترم نے آپؒ کو تعلیم حاصل کرنے سے نہ روکا ۔

مولانا صفی الرحمن مبارکپوری کے کامیابی کے اسباب :

مولانا صفی الرحمن مبارکپوریؒ علمی کام کرنے کا جذبہ صادق رکھتے تھے اس لیے اپنی تمام ذمہ داریوں کو بڑی مستعدی و دلجمعی اور لگن سے انجام دئیے رہے ۔ انسان کی کامیابی کا راز تین چیزوں میں مضمر ہے ۔

1. اخلاص

2. اعلیٰ پائے کی ذہانت و فطانت اور نمایاں قابلیت

3. صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے مواقع

علامہ صاحب کو یہ تین چیزیں قدرت نے فراوانی سے عطار کر دیں اس لیے آپؒ ایک کامیاب انسان بن گئے آپؒ نے جامعہ سلفیہ بنارس میں قدم رکھا تو آپؒ کی فہم و فراست اور خدا داد صلاحیتوں کو خوب پھلنے پھولنے کا موقع ملا ۔ لہذا آپؒ نے تصنیف و تالیف ، دعوت تبلیغ وغیرہ جیسی خدمات سرانجام دیں ۔ اپنے قلم سے ایسے ایسے جوہر دکھلائے کہ دنیا آپکی صلاحیتوں کی معترف ہو گئی ۔

علامہ صاحب کا انداز بیان کافی مؤثر تھا ۔ آپؒ کی تالیف کردہ کتب سے ساری دنیا کے مسلمانوں نے استفادہ کیا اور رہتی دنیا تک استفادہ کرتے رہیں گے کم وبیش آپکی اکیس کتابیں ہیں جو خاص اپنے اپنے موضوعات میں انفرادیت رکھی ہیں ۔ ان کتابوں ک ے علاوہ بے شمار مقالات بھی ہیں جو کہ اردو اور عربی مجلات میں شاءع ہوتے رہے ہیں ۔ آپ نے دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں بہت سے ممالک کا سفر کیاجن میں بین الاقوامی سیرت کانفرنس امریکہ بھی شامل ہے اس کے علاوہ آپ کی مقامی اور بین الاقوامی اداروں کے ممبر بھی رہے ۔

وفات

کل نفس ذائقۃ الموت :

1995ء میں مولانا صفی الرحمن مبارکپوریؒ پر فالج کا حملہ ہوا مگر فوری علاج و معالجے کے بعد آپؒ بالکل صحت یاب ہو گئے ۔ پھر 2001ء میں جمعہ کے دن آپ پر دوبارہ فالج کا حملہ ہوا تب آپؒ ریاض

میں تھے چنانچہ آپؒ کو '' استشقی العبیر ''ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا آپؒ کو علاج و معالجے سے افاقہ تو ہو گیا مگر آپؒکی صحت پہلے جیسی نہ رہی اور آپؒ اپنے وطن ہندوستان واپس تشریف لے گئے ۔
9جون 2006کو آپؒ کو ایک بار پھر فالج کا حملہ ہوا ۔ مگر اس بار باوجود علاج معالجے کے آپؒ کی صحت دن بدن گرتی ہی گئی ۔ آپؒ اس قدر کمزور ہوئے کہ چلنے پھرنے کی طاقت ختم ہو گئی اور آپؒ صاحب فراش ہو گئے ۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کی طرف اپنے پیارے بندے کو بلاواگیا ۔ یکم دسمبر 2006ء کو تین بج کر پانچ منت پر آپؒ نے داعی اجل کو لبیک کہا ۔
اناللہ وانا الیہ راجعون

تصانیف :

زمانہ طالب علمی ہی سے مولانا مرحوم نے تصانیف و تالیف کا کام شروع کر دیا تھا ۔ آپؒ کی شہر آفاق تصنیف '' الرحیق المختوم '' کے علاوہ آپؒ نے کم وپیش 21 کتابیں لکھیں اور بعض کتب کی تالیف و تراجم کیے ان کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

1 ۔ شرح ازہارالعرب (عربی) ازہارالعرب علامہ محمد سواتی;231; کا جمع کردہ نفیس عربی اشعار کا ایک منتخب اور ممتاز مجموعہ ہے ۔ سرح 1962ء میں لکھی گئی مگر قدرے نافص رہی اور طبع نہیں کرائی جاسکتی ۔

2 ۔ المصابیع فی مسالتہ التراویح للسیوطی کا اردو ترجمہ 1963ء میں چند باز طبع ہو چکا ہے

3 ۔ ترجمہ الکلم الطیب لا بن تیمہؒ 1966ء غیر مطبوع

4 ۔ ترجمہ و توضیح کتاب الاربعین للنودی 1969ء غیر مطبوع

5 ۔ صحف یہودو نصاریٰ میں محمد;248; کے متعلق بسارتیں اردو 1970ء غیر مطبوع

6 ۔ تذکرہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب 1972ء یہ کتاب تین بار طبع ہو چکی ہے یہ اصلاً محکمہ شرعیہ قطر کے قاضی شیخ احمد بن حجر کی عربی تالیف کا ترجمہ ہے لیکن اس میں کسی قدر ترمیم و اضافہ کیا گیا ہے ۔

7 ۔ تاریخ آل سعود (اردو 1972 ء) تذکرہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کے پہلے اور دوسرے ایڈیشن کے ساتھ شاءع ہو چکی ہے ۔

8 ۔ انحاف الکرام تعلیق بلوغ المرام لا بن حجر عسقلانی (عربی) 1974ء مطبوع

9 ۔ قادیانیت اپنے آئینے میں اردو 1976ء مطبوع

10 ۔ فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امر تسری (اردو) 1976ء مطبوع

ان تمام کتابوں کے علاوہ آپؒ نے چند رسائل بھی سپرد قلم کیے جن کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

11 ۔ انکار حدیث کیوں (اردو 1972ء) مطبو ع

12 ۔ انکار حدیث حق یا باطل (اردو 1977ء) مطبوع

13- رزم حق و باطل (مناظرہ بجر ڈیہہ کی روداد 1978ء مطبوع

14 ۔ البراز الحق وا لصواب فی مسالتہ السفور و الحجاب (عربی 1978ء) پردے سے متعلق علامہ ڈاکٹر تقی الدین ہلائی مراکش حفطہ اللہ کی رائے پر نقد ہے ۔ یہ '' مجلہ الجامعہ السلفیہ '' میں قسط وار شاءع ہوا ۔

15 ۔ تطور الشعوب والد یانات فی الہند و مجال الدعوۃ الاسلامیہ مہار (عربی 1979ء) چند قسطین مجلہ الجامعتہ السلفیہ میں شاءع ہو چکی

ہیں ۔

16 ۔ الفرقتہ الناجیہ والفرق اسلامی فیہار (عربی) 1972 خبر مطبوع

17 ۔ اسلام اور عدم تشدد (اردو 1986ء) مطبوع

18 ۔ بہجۃ النظر مصطلح اہل الاثر (عربی) مطبوع

19 ۔ اہل تصوف کی کارستانیاں (اردو 1986ء)

20 ۔ الاحزاب السیاسیہ فی الاسلام (عربی 1986ء) زیر طبع (۵)

الرحیق المختوم کی تالیف اور عالمگیری شہرت:

بہت سارے لوگوں نے رسول اکرم ؐ کی ذات مبارکہ سے متعلق مختلف انداز میں کتابیں لکھی ہیں اردو زبان میں عقیدت و محبت میں قاضی سلمان منصور پوری نے اپنی کتاب '' رحمتہ اللعلمین '' لکھی ویسی عقیدت و محبت شاید ہی کسی مؤلف خامہ فرسائی کی ہو ۔ مگر الرحیق المختوم کو بھی اللہ تعالیٰ نے عالمگیری شہرت اور مقبولیت عطا فرمائی یہ کتاب عربی زبان میں مقبول ہوئی اس طرح دنیا کی دوسری زبانوں میں بھی ہوئی ۔ عربی زبان میں '' الرحیق المختوم'' کی مقبولیت کا عالم یہ ہے کہ سعودی عرب کا کوئی بھی مکتبہ ایسا نہیں ہے جس میں اس کے مختلف ایڈیشن موجود نہ ہوں ۔

علامہ صفی الراحمن کے تلامذہ :

علامہ صفی الرحمن مبارکپوری ؒسے کسب فیض پانے والے ان کے شاگردوں کی تعداد بے شمار مگر چند معروف شاگردوں کے ناموں کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

شیخ اصغر علی امام مہدی سلفی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

شیخ عبدالرحمن سلفی (امیر صوبائی جمیعت اہل حدیث ممبئ)

شیخ عزیز شمس (معروف محقق مکہ مکرمہ)

مولانا صلاح الدین مقبول احمد (جمیۃ احیاء الترات الاسلامی کوی)

شیخ کفایت اللہ سلفی;231; (سابق استاد بخاری جامعہ ریاض العلوم دہلی)

شیخ عبدالمبین بن صالح سلفی (سابق استاد بخاری جامعہ ریاض العلوم دہلی)

شیخ ابوالمکرم عبدالجلیل سلفی (سابق موظف وکالتہ المطبوعات بالوزاۃ ریاض)

محمد یونس بن عبدالمتین مدنی (شیخ الجامہ جامعہ سلفیہ بنارس)

شیخ حمید اللہ بن انعام اللہ سلفی (ناظم المرکز الاسلامی ممبرہ ممبئی)

شیخ محمد ارشد مدنی (نائب رئیس جامعہ امام ابن تیمیہ بہار)

ڈاکٹر رحمت اللہ سلفی (استاد جامعہ امام ابن تیمیہ بہار)

مولانا جنید مکی بنارسی (جمعیت شبان اہل حدیث بنارس)

شکیل احمد سلفی (باحث مکتبہ دارلسلام ریاض)

مولانا نیاز احمد بن ریاض احمد فیضی (مدرسہ منظر العلوم پرسہ مغربی چیمپارن بہار)

مولانا ابوالقاسم عبدالعظیم مدنی (مدرس جامعہ فیض عام مءو یوپی)

رضا اللہ عبدالکریم مدنی (مدیر جریدہ ترجمان دہلی)

سعید مسیور بن محمد الیاس مدنی (مدرس جامعہ سلفیہ بنارس)

شبیر احمد بن ابوالحسن مدنی (ناظم ندوۃ السنتہ الڑا بازار ، سدھا نحو نگر ، یوپی)

عبدالاول بن عبدالرحمن (پرنسپل جامعہ رحمانیہ بنارس)

حافظ عبدالبرین عبدالبرب فیضی (مدرس مدرسہ شرفیہ رفیع گنج گیا)

عبداللہ بن عبدالتواب مدنی جھنڈ انگری (ناظم عالی مدرسہ خدیجہ الکبری ، نیبال)

مولانا ابو رضوان محمدی (مدیر ثانولہ داستانہ جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں)

مولاناعبدالقیوم محمد شفع بستوی (شارجہ امارات)

مولانا عبداللہ مسعود (ناظم اعلی جامعہ سلفیہ بنارس)

ڈاکٹر بدرالزمان نیپالی (رئیس جامعہ التوحید بجوا نیپال)

مولانا شہاب اللہ مدنی (بتارجہ)

مولانا شمیم احمد خلیل (نزیل قطر رئیس ندوۃ السنتہ بازار)

علی حسین بن علی جان سلفی (مدرس جامعہ سلفیہ بنارس)

عبدالواحد بن عبدالقدوس مدنی (ناظم اعلیٰ شریعت کالج ڈومریا گنج ، سدھارتھ نگر)

محمد ابراہیم بن حفظ الرحمن مدنی (مدرس ندوۃ السنہ اٹھرا بازا ، سدھارتھ نگر ، یوپی)

عبدالمنان بن عبدلحنان (وکیل الجامعہ سراج العلوم جھنڈانگر ، مدیر ماہنامہ السراج)

محمد ابراھیم بن حفظ الرحمن مدنی (مدرس ندوۃ السنہ اٹھرا بازار ، سدھارتھ نگر ، یوپی)

محمد حنیف بن عبدالرشید مدنی (مدرس جاعمہ سلفیہ بنارس)

حافظ محمد طاہر حنیف سلفی (داعی مرکز الدعوۃ و الا ستار بطی ریاض)

محمد بن عبدالقیوم مدنی (مدرس جامعہ سلفیہ بنارس)

ڈاکٹر حافظ نصر اللہ فیضی (مدرس جاعمہ رحمانیہ بنارس)

اکرم مختار مدنی بن مولانا مختار احمد ندوی

عزیز الرحمن بن عبداللہ سلفی ریاض سعودی عرب

الرحیق المختوم کا تعارف :

''الرحیق المختوم'' سیرت نبوی پر لکھی جانے والی اول انعام یافتہ کتاب ہے ۔ اس کے مصنف مولانا صفی الرحمنؒ مبارکپوری ہیں ۔ آج سے چند سال قبل رابطہ عالم اسلامی (مکہ مکرمہ) زیر اہتمام سیرت پر لکھی گئی کتابوں کا ایک عالمی مقابلہ ہوا ۔ مولانا صفی الرحمن مبارکپوری نے بھی اس مقابلے میں حصہ لیا مولانا صاحب نے عربی زبان میں ''الرحیق المختوم'' کتاب تالیف کی اور سیرت نگاری کے عالمی مقابلے کے لیے سعودی عرب روانہ فرما دی ۔ اس عالمی مقابلے کی کچھ شرائط تھیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

1. مقابلہ عمدہ ہو اور اس سے پہلے شاءع نہ کیا گیا ہو ۔

2. مقالے کی تیاری میں جن مخطوطات اور علمی مخذات پر اعتماد کیاگیا ہو ان سب کے حوالے مکمل دیے گئے ہوں ۔

3. مقالہ مکمل ہو اور اس میں تاریخی واقعات زمانہ وقوع کے لحاظ ترتیب وار بیان کیے جائیں ۔

4. مقالہ نگار اپنی زندگی کے مکمل اور مفصل حالات قلم بند کرے اور اپنی علمی اسناد اور اپنی تالیفات کا ذکر کرے ۔

5. مقالے کا خط صاف اور واضع ہو بلکہ بہتر ہو ۔ بلکہ ٹاءپ کیا ہوا ہو ۔

6. مقالے عربی اور دوسری زندہ زبانوں میں قبول کیے جائیں گے ۔

7. یکم ربیع الثانی ۹۴۳۱ھ سے مقالات کی وصولی شروع کی جائے گی اور یکم محرم ۷۹۳۱ ھ کو ختم کر دی جائے گی ۔

8. مقالات رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے سیکرٹریٹ کو مہر بند لفافے کے اندر پیش کیے جائیں ۔ رابطہ ان پر اپنا خاص نمبر شمار ڈالے گا ۔

9. اماہر علماء کی ایک اعلیٰ کمیٹی تمام مقالات کی جھان بین اور جانچ پڑتال کرے گی ۔

مولانا صفی الرحمن مبارکپوریؒ ان باکمال ہستیوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے ایک عجمی ملک اور خالص عجمی ماحول میں رہتے ہوئے عربی زبان وادب اور عربی انشاو تحریر میں یہ کمال پیدا کیا ، کہ عرب کے اہل علم و قلم نے بھی اس کی داد دی اس کو نہ صرف سراہا بلکہ اس کو اول انعام یافتہ قرار دیا ، یہ کتاب پونے چھ سو صفحات پر مشتمل رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے چھپ کر عام تقسیم ہو رہی ہے یہ بات بھی قابل فخر ہے کہ مولانا محترم نے اپنی اس سیرت کی کتاب کو اردو کے قالب میں بھی ڈھال دیا ہے ۔ اسے '' مکتبہ سلفیہ'' لاہور کو اشاعت کے لیے دے دیا ۔ ''الرحیق المختوم ''اعلیٰ علمی معیار کو برقرار رکھتے ہوئے حب رسول کے ولولہ صادق اور اطاعت رسول کے پر خلوص

جذبے پر لکھی گئی ہے یہ کتاب سیرت نبوی کے مختلف پہلوؤں کو مؤثر طور پر اجاگر کرتی ہے ۔
''الرحیق المختوم '' کا دنیا کی ۳۱ زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے ۔ یہ کتاب لاجواب اختصار اور جامع انداز میں تمام تاریخی واقعات کو اس طرح سے بیان کرتی ہے کہ عام قاری کو تمام واقعات ;آسانی سے سمجھ سکتے ہیں ۔ یہ کتاب آنحضورکی۶۲سالہ حیات مبارکہ کا نقشہ اس قدر دل آویز انداز میں کھنچتی ہے کہ جو بھی پڑھتا ہے اس کا مداح ہو جاتا ہے ۔

الرحیق المختوم کی نمایاں خصوصیات :

حضور ﷺکی حیات طیبہ کے تمام پہلوؤں کا احاطہ :

''الرحیق المختوم '' کی نمایاں اور منفرد خوبی یہ ہے کہ اس میں حضورکی حیات طیبہ کے تمام گوشوں اور تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیاہےآپؑ کی پیدائش اور آپؑ کی پیدائش پر رونما ہونے والے واقعات کو مفصل بیان کیا گیا ہے ۔ حضور کا مکمل نسب نامہ تحریر کیا گیا ہے حضرت حلیمہ سعدیہ کی پرورش اور شق صدر کا واقعہ نہایت پر اثر انداز میں بیان کیا گیا ہے والدہ کی وفات حسرت ات پھر دادا کی کفالت اور دادا کی وفات کے بعد پیارے چچا ابوطالب کی کفالت سے لے کر بحیرہ راہب کی بیشین گوئی اور '' جنگ فجار '' اور ' حلف الفصول ''وغیرہ جسے تمام واقعات کو مفصل بیان گیا ہے تاکہ عام قاری آسانی سے استفادہ کر سکے ۔ مولانا کا اندازہ بیان نہایت سلیس اور سادہ اور پر اثر ہے ۔

تاریخی واقعات کا بیان :

الرحیق المختوم میں علامہ صفی الرحمن مبارکپوری نے عرب کی تاریخ کو واضع انداز میں بیان کیا ہے عرب کا محل وقوع حکومتیں سرداریاں اور عرب میں بسنے والی تمام قوموں کے احوال کا احاطہ کیا گیا ہے ۔ عرب کے ادیان و مذایب اور جاہلی معاشرے کی مختصر تصویر کشی کی گئی ہے عرب کی سیاسی حالت کا نقشہ کچھ ان الفا ظ میں کھینچا گیا ہے ۔

''جزیرۃ العرب کے وہ تینوں سرحدی علاقے جو غیر ممالک کے پڑوس میں پڑتے تھے ان کی سیاسی حالت سخت اضطراب و انتشار اور انتہائی زوال و انحطاط کا شکار تھی ۔ انسان مالک اور غلام یا حاکم، محکوم کے دو طبقوں میں بٹا ہواتھا سارے فوائد براہوں ۔ ۔ ۔ اور خصوصاً غیر ملکی سربراہوں کو حاصل تھے ۔ سارا بوجھ غلاموں کے سر تھا ۔ اسے زیادہ واضع الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ رعایا در حقیقت ایک کھیتی تھی ۔ جو حکومت کیلئے محاصل اور مدنی فراہم کرتی تھی ۔ اور حکومتیں اسے لذتوں شہوتوں اور عیشی رانی اور ظلم و جور کے لیے استعمال کرتی اور ان پر طرف سے ظلم کی بارش ہو رہی تھی ۔ مگر وہ حرف شکایت زبان پر نہ لاسکتے تھے بلکہ ضروری تھا کہ ذلت و رسوائی اور ظلم و چیرہ دستی برداشت کریں ، ار زبان بند رکھیں کیونکہ جبرو استبداو کی حکمرانی تھی اور انسانی حقوق نامی کسی چیز کا نہیں کوئی وجود نہ تھا ۔ ''

محبت رسول کا عکس :

''الرحیق المختوم '' کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں صاحب کتاب علامہ صفی الرحمن مباکپوری کی محبت رسول کا عکس بار بار جھلکتا ہے آپ کی ولادت کے واقعات سے لے کر بچپن ، جوانی ، بعثت کے بعد کے مسائل اور آپ کا ان تمام مسائل پر صبر اور بددعا کرنا بلکہ مسائل پیدا کرنے والوں کیلئے کے لیے کا دعا کرنا ان تمام باتوں اور واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ مصنف کے دل میں آنحضور کا کتنا عشق تھا ۔ کس قدر عشق رسول میں ڈوب کر پر یہ کتا ب لکھی گئی ۔ حضور کا حلیہ مبارک لکھتے ہوئے مولانا نے درج ذیل الفاظ کا چناؤ کیا ہے ۔ الفاظ کہ یہ چناؤ مصنف کے عشق رسول کا ثبوت ہے ۔

سادہ اور منفرد اسلوب :

یہ کتاب ''الرحیق المختوم'' بہت سادگی اور عمدگی کے ساتھ لکھی گئی ہے بہترین الفاظ کا چناؤ کیا گیا ہے، تاکہ ایک عام قاری اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھ سکے اس کا اسلوب منفرد ہے باقی سیرت کی ہزار ہاہ کتابوں سے اس کا اسلوب منفرد، مختلف اور پر اثر ہے مولانا صاحب کے سادہ اور منفرد اسلوب کی مثال درج ذیل پیرائے میں بس دی جاتی ہے مولانا صاحب لکھتے ہیں ۔

''ہمارے پیغمبر رہبراعظم خود بھی ایسی معنوی اور ظاہری خوبیوں ، کمالات خداداد صلاحیتوں اور اعمال سے متصف تھے کہ دل خودبخود آپؐ کی جانب کچھے چلے جاتے تھے اور جانیں قربان ہوا چاہتی تھیں چنانچہ آپؐ کی زبان سے جونہی کوئی کلمہ صادر ہوتا توصحابہ کرام اس کی بجاآوری کیلئے دوڑ پڑتے اور ہدایت و رہنمائی کی جوب آپؐ ارشاد فرما دیتے اسے مرز جان بنانے کے لیے گویا ایک دوسرے سے آ گے نکلنے کی باری لگ جاتی ۔ اس طرح کی کوششوں کی بدولت نبیؐ مدینے کے اندر ایک ایسا اسلامی معاشرہ تشکیل دینے میں کامیاب ہو گئے جو تاریخ کا سب سے زیادہ باکمال اور شرف سے بھرپور معاشرہ تھا اور اس معاشرے کے مسائل کا ایسا خوشگوار حل نکالا کہ انسانیت نے ایک طویل عرصے تک زمانے کی چکی میں پس کر اور اتھاہ تاریکیوں میں ہاتھ پاؤں مار کر تھک جانے کے بعد پہلی بار چین کا سانس لیا''

قرآنی آیات سے استفادہ :

اس کتاب میں مناسب قرآنی آ یات سے استفادہ کیا گیا ہے ۔ جو آیات کسی واقعے کے پس منظر میں نازل ہوئیں ان کو موقع محل کے اعتبار سے شامل کیا گیا ہے ۔ مثال کے طورپر حضرت عمرکے اسلام قبول کرنے کے واقعہ کو دیکھیں ۔

''ایک مرتبہ حضرت عمرکو رات گھر سے باہر گزارنی پڑی وہ حرم تشریف لائے اور خانہ کعبہ کے بردے میں کھس گئے ، اس وقت نبی نماز پڑھ رہے تھے اور '' سورۃ الحاقہ'' تلاوت فرما رہے تھے ۔ حضرت عمرقرآن سننے لگے اور اس کی تالیف پر حیرت زدہ ہوگئے ۔ ان کا بیان ہے اپنے جی میں کہا، خدا کی قسم یہ تو شاعر ہے جیسا کہ قریش کہتے ہیں آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ۔

انا لقول رسول کریم وما ھوبقول شاعر قلیلاً ما تومنون

ترجمہ’’:یہ ایک بزرگ رسول کا قول ہے یہ کسی شاعر کا قول نہیں ہے تم لوگ کم ہی ایمان لاتے ہو ۔‘

حضرت عمرکہتے ہیں میں نے اپنے جی میں کہا اوہو ! یہ تو کاھن ہے لیکن اتنے میں آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ۔

ولا بقول کاھن قلیلاً ماتذکرون تنزیل من رب العکلمین

ترجمہ’’ :یہ کسی کاھن کا قول نہیں تم لو گ کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو ۔ یہ اللہ رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے ۔ ‘‘

پراثر طریقہ تحریر :

مولانا صفی الرحمن مبارکپوری ؒایک منجھے ہوئے مؤلف تھے ۔ ان کے قلم میں اتنی زبردست طاقت تھی اگر وہ سیاسی سرگرمیوں میں قلم کا رخ پھیر دیتے تو سیاسی دنیا میں ہچل مچ جاتی کسی سلطنت کا تحفہ الٹنے کی ٹھان لیتے ، تو اپنے قلم سے عوام الناس کا دل جیت کر اس کی دھجیاں اڑا دیتے مگر دنیا جانتی ہے مولانا صاحب نے ساری عمر نہایت ہی عدل و انصاف کے ساتھ نوک قلم کو جنبش دی ہے ۔

’’الرحیق المختوم‘‘ بھی ان کی ایک منفرد اور پر اثر تالیف ہے ۔ اس خوبی کی وجہ سے بین الاقوامی مقابلے میں اول انعام کی مستحق قرار پائی ہے جو بھی اس کو پڑھتا ہے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا مولانا صاحب نے واقعہ معراج کا ذکر کس خوبصورت اور پر اثر انداز میں کیا ہے جس کو پڑھ ہر قاری کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے فرماتے ہیں ۔

’’اس کے بعد آپؐ کو سدرۃ المنتیٰ تک لے جایاگیا پھر آپؐ کے لیے بیت معمور کو ظاہر کیا گیا ۔ پھر خدائے جبار جل جلالہ کے دربار میں پہنچایا گیا اور آپؐ اللہ کے اتنے قریب ہوئے کہ دو کمانوں کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر وحی فرمائی جو کچھ کہ وحی فرمائی اور پچاس 50 وقت کی نمازیں فرض کیں ۔ اس کے بعد آپؐ واپس ہوئے یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے پاس سے گذرے تو انھوں نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کس چیز کا حکم دیا ہے آپؐ نے فرمایا پچاس نمازوں کا انہوں نے کہا آپؐ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی ۔ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال کیجئے آپؐ نے جبرائیل کی طرف دیکھا گویا ان سے مشورہ لے رہے ہیں انہوں نے اشارہ کیا کہ ہاں اگر آپؐ چاہیں اس کے بعد حضرت جبرئیل آپؐ کو جبار تبارک و تعالیٰ کے حضور لے گئے اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ اپنی جگہ تھا ۔ بعض طریق میں صحیح بخاری کا لفظ یہی ہے اس نے دس نمازیں کم کر دی اور آپؐ نیچے لائے گئے ۔ ‘‘

مستند حوالہ جات سے استفادہ :

مولانا صفی الرحمن مبارکپوریؒ نے اس کتاب کو لکھتے ہوئے مختلف تاریخی اور مستند حوالہ جات سے بھرپور استفادہ کیا ہے کتاب کے آخر میں ان حوالہ جات کی تفصیل درج کر دی ہے تاکہ قاری کو علم ہو

سکے کہ کن کن حوالہ جات سے استفادہ کیا گیا ہے ۔ حوالہ جات میں صحاح ستہ کے علاوہ مختلف احادیث کی کتب تفسیر کی کتب اور غزوات کی تاریخ پر لکھی جانے والی کم و بیش ساٹھ 60 کتب سے استفادہ کیا گیا ہے مناسب مواقع پر قرآن کریم کی آیت سے بھی استفادہ کیا گیا ہے ۔ مثال کے طور پر جنگ خندق کا حوال کاذکر کرتے ہوئے مولانا صاحب نے لکھا ہے کہ ۔

''مسند احمد اور مسند شافعی مروی ہے کہ مشرکین نے آپؐ کو ظہر ، عصر ، مغرب اور عشاء کی نمازوں کی ادائیگی سے مصروف رکھا ۔ چنانچہ آپؐ نے یہ ساری نمازیں یکجا پڑھیں ۔ امام نودی فرماتے ہیں کہ ان رایتوں کے درمیان تطبیق کی صورت یہ ہے کہ جنگ خندق کا سلسلہ کئی روز تک جاری رہا ۔ پس کسی دن ایک صورت پیش آئی اور کسی دن دوسری صورت''

مدلل انداز تحریر :

علامہ صفی الرحمن مبارکپوریؒ نے ''الرحیق المختوم'' لکھتے وقت اس بات کا دھیان رکھا ہے کہ جو واقعہ یا جو بھی بات لکھی ہے بھرپور دلائل کے ساتھ لکھی ۔ یہ کتاب مولانا صاحب کا قابل قدر کارنامہ ہے ۔ حضور کی سیرت پر لکھتے ہوئے مولانا صاحب نے اس بات کو مد نظر رکھا ہے کہ ہادی بر حق کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو اس اندازسے تحریر کیاجائے کہ اس سے پرھنے والے اور امت محمدیہ کے تمام افراد کو آپؐ کی زندگی ایک نمونہ کے طورپر دکھائی دے چاہے وہ باب کا کردارہو ، شوہر کا کردار ہو ، تاجر کا کردار یا سپہ سالار اعظم کا کردار ، حضورؐ کی سیرت کے تمام کرداروں کو اس مدلل انداز میں بیان کیا ہے ۔ کہ کسی قسم کے اختلاف کی گنجائش نہیں رہی ۔

مولانا صاحب کا منفرد انداز و اسلوب اور سیرت نگاری کے موضوع پر گرفت کی وجہ سے اس کتاب کو عالمی شہرت نصیب ہوئی آپ نے اس کتاب کو تقریباً ساڑھے چار ماہ کی قلیل مدت میں مکمل کیا نبوت سے پہلے کی اجمالی سیرت کا ذکر کرتے ہوئے مولانا صاحب نے کیا خوب لکھا ہے ۔

''نبیؐ کا وجود ان تمام خوبیوں اور کمالات کا جامع تھا ۔ جو متفرق طور پر لوگوں کے مختلف طبقات میں پائے جاتے ہیں ۔ آپؐ اصابت فکر ، دوربینی اور حق پسندی کا بلندمعیار تھے ۔ آپ کو حسن فراست پختگی فکر اور وسیلہ و مقصد کی درستگی سے خط و افر عطا ہوا تھا آپ اپنی طویل خاموشی سے غورو خوص دائمی تفکر اور حق کی کرید میں مددلیتے تھے آپ نے اپنی شاداب عقل اور روشن فطرت سے زندگی کے صحیفے، لوگوں کے معاملات اور جماعتوں کے احوال کا مطالعہ کیا اور جن خرافات میں سب یہ لت پت تھیں ان سے سخت بیزاری محسوس کی ''۔

ادق الفاظ سے پرہیز :

''الرحیق المختوم '' کا اگر مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے ۔ کہ اس کتاب میں جن الفاظ کا چناؤ کیا گیا ہے وہ نہایت سلیس اور عام ہیں ادق یعنی مشکل الفاظ کے استعمال سے گریز کیا گیا ہے اس خوبی کا مقصد یہ ہے کہ ایک عام دمی جب بھی مطالعہ کرے تو اس کو بغیر کسی مشکل کے ہر بات آسانی سے پڑھ کر

سمجھ میں آجائے مثال کے طور پر مولانا صاحب ہجرت کے وقت مدینہ کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔

''ہجرت کا مقصد صرف یہ ہی نہیں تھا کہ فتنے اور تمسخر کا نشانہ بننے سے نجات حاصل کر لی جائے بلکہ اس میں یہ مفہوم بھی شامل ہے کہ ایک پر امن علاقے کے اندر نئے معاشرے کی تشکیل میں تعاون کیا جائے ۔ اسی لیے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر قرار دیا تھا کہ اس وطن جدید کی تعمیر میں حصہ لے اور اس کی پختگی ، حفاظت اور رفعت شان میں اپنی کوشش صرف کرے یہ بات توقطعی طور پر معلوم ہے کہ رسول، اللہ ہی اس معاشرے کی تشکیل کے امام ، قائد اور رہنما تھے اور کس نزاع کے بغیر سارے معاملات کی باگ دوڑ آپ ہی کے ہاتھ میں تھی ۔) ''

اس پیرا گراف کو پڑھ کر انداہ ہوتا ہے کہ مولانا صفی الرحمن مبارک پوری نے کس قدر سادہ اور پروقار الفاظ کا چناؤ کیا ہے اور مشکل اور ادق الفاظ سے پرہیز کیا ہے ایک اور جگہ مولانا صاحب مسلمانوں کے درمیان بھائی چارگی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔

''پھر رسول اللہ حضرت انس بن مالک کے مکان میں مہاجرین وانصار کے درمیان بھائی چارا کرایا کل نوے آدمی تھے آدھے مہاجر اور آدھے انصار بھائی جارے کی بنیاد یہ تھی کہ ایک دوسرے کے غمخوار ہوں گے اور موت کے بعد نسبی قرابتداراوں کے بجائے یہی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے ۔ وراثت کا یہ حکم جنگ بدر تک قائم رہا ۔

دینی حمیت کی ترجمان :

''الرحیق المختوم'' دینی حمیت کی بھر پور ترجمانی کرتی ہے سیرت نبوی سے ایسے ایسے پر اثر واقعات واصول زندگی تحریر کیے گئے ہیں کہ جن کو پڑھ کر انسان ایسی عمل زندگی میں وہ تمام اصول شامل کر سکتا ہے جوہمارے پیارکے نبیؐ کی سنت مطہرہ پر ہیں ۔ آپؐ کے اسوہ حسنہ پر عمل کر کے ہم ایک مثبت معاشرے کی تشکیل کر سکتے ہیں اور اپنے تمام دینی معاملات کو اچھی طرح سدھار سکتے ہیں ۔ حضوراکرم کی سیرت ایک عالمگیر سیرت ہے اس میں زندگی کے تمام پہلوؤں کی رہنمائی ملتی ہے ۔ چاہیے معاملات دینی ہوں ، سماجی ہوں ، معاشی ہوں یا معاشرتی ہوں ۔ غرض ہر شعبہ ہائے زندگی میں حضورؐ کی عالمگیر سیرت ہمارے لیے قابل عمل ہے مولانا صفی الرحمن ؒمبارکپوری نے ''الرحیق المختوم '' میں تبلیغ کے حکم کے عنوان پر بہت خوبصورت انداز میں دینی حمیت کو مدنظر رکھ کر تمام احکامات جو خدا وند کریم نے اپنے رسول کو سونپے تھے ۔

''سورۃ المدثر کی ابتدائی آیت یا ایھا المدثر سے ولبربک فاصبر تک میں نبیؐ کو کئی حکم دیئے گئے ہیں جو بظاہر پر تو بہت مختصر اور سادہ ہیں لیکن حقیقتاً بڑے دوررس مقاصد پر مشتمل ہیں ۔ حقائق پر ان کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں چنانچہ :

1- انذار کی آخری منزل یہ ہے کہ عالم وجود میں اللہ کی مرضی کے خلاف جو بھی چل رہا ہواسے اس

کے پر خطر انجام سے آگاہ کر دیا جائے اور بھی اس طرح کہ عذاب الٰہی کے خوف سے اس کے دل و دماغ میں ہلچل اور اتھل پتھل مچ جائے ۔

2۔ رب کی بڑائی اور کبریائی بجالانے کی آخری منزل یہ ہے کہ روئے زمین پر کسی اور کی کبریائی برقرار نہ رہنے دی جائے بلکہ اس کی شوکت توڑ دی جائے اور اسے الٹ کر رکھ دیا جائے یہاں تک کہ روئے زمین پر صرف اللہ کی بڑائی باقی رہے) ''

محققانہ اسلوب :

''الرحیق المختوم '' کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کا اسلوب اور انداز تحریر محققانہ ہے علامہ صفی الرحمن مبارکپوری نے بھر پور تحقیق کے ساتھ اس کتاب کو لکھا ہے مولانا صاحب کے وسیع مطالعے اور بھرپور تحقیق کارنگ اس کتاب میں دکھائی دیتا ہے اس کے اسلوب پر اگر غور کیا جائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ لکھنے والے نے کس قدر محنت کی ہو گی ۔ ہر واقعہ اپنی مکمل تاریخ اور سن کے ساتھ ملتا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کس قدر محنت اور عرق ریزی کے ساتھ یہ کتاب پایہ تکمیل کو پہنچی ہو گی اس کتاب میں تمام غزوات کا ذکر کیا گیا ہے ۔ جن جن کتب سے استفادہ کیا گیا ہے ان کی تفصل بمع سن اشاعت بھی واضح کر دیا کیا ہے ۔ مثال کے طور پر غزوہ بنی نضیر کا ذکر کرتے ہوئے مولانا صاحب لکھتے ہیں ۔ ''حضورؐ اپنے چند صحابہ کے ہمراہ یہود کے پاس تشریف لے گئے ۔ اور ان سے بنو کلاب کے ان دونوں مقتولین کا دیت میں اعانت کے لیے بات چیت کی ۔ جنہیں عمرو بن امیہ ضمری نے غلطی سے قتل کیا تھا ۔ ان پر معاہدے کی روسے یہ اعانت واجب تھی ۔ انہوں نے کہا ابوالقاسم ! ہم ایسا ہی کریں گے آپؐ یہاں تشریف رکھیے ہم آپؐ کی ضرورت پوری کیے دیتے ہیں ۔ آپؐ ان کے ایک گھر کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے ۔ اور ان کے وعدہ کی تکمیل کا انتظار کرنے لگے ۔ آپؐ کے ساتھ حصرت ابوبکر ، حضرت عمر ، حضرت علی اور صحابہ کرام کی ایک جماعت بھی تشریف فرما تھی ۔) ''

بین الاقوامی شہرت یافتہ :

رابط عالم اسلامی مکہ مکرمہ میں منعقد عالمی مقابلہ سیرت نگاری میں ''الرحیق المختوم'' کو ۱۷۱مقالات میں سے اول انعام کی مستحق قرار دیا گیا ۔ یہ کتاب عربی زبان میں لکھی گی اول انعام کی مستحق قرار پانے کے بعد اسی کتاب کی مقبولیت میں اضافہ ہوا ۔

عربی زبان و ادب کا ماہر جب اس کتاب کا مطالعہ کرتا ہے اور پھر الفاظ کی ترتیب ، زبان کی سلاست موزوں اور صحیح الفاظ کا انتخاب ، قواعد کی مکمل رعایت کے ساتھ اس کو دیکھتا ہے تو وہ اس بات کو تسلیم ہی کر سکتا کہ یہ کسی عجمی شحص کی تالیف ہو سکتی ہے پھر مولانا صاحب نے اپنے ہندو پاک کے اردو خواں حضرت کے لیے ان کی حسب خواہش اس عظیم کتاب کو اردو زبان میں ڈھالا ۔

اردو زبان میں ترجمہ کرتے وقت مولانا صاحب نے انتہائی سادہ الفاظ آسان اور روز مرہ میں استعمال

ہونے والے جملوں کا انتخاب کیا جب قاری اس کو پڑھتا ہے تو پڑھتا چلا جاتا ہے اور جب تک ختم نہیں کر لیتا اس کو سکون نہیں ملتا ۔ یہ کتاب مولانا صاحب کے ٹھوس علم ، قوت استدلال اور علمی تحقیق کی روشن دلیل ہے ۔

''واللہ اگر مولانا مرحوم کے علم کی تعریف مقصود ہو تو ان کی بیسیوں کتابوں میں سے صرف ایک ہی کتاب کافی ہے جس کو دنیا '' الرحیق المختوم'' کے نام سے جانتی ہے اور چہار دانگ عالم میں شاید ہی کوئی صاحب ثقافت مسلمان ہوگا جو '' الرحیق المختوم '' اور اس کے مصنف کو نہیں جانتا ہوگا ۔ سیرت نبوی;248; پر لکھی جانے والی کتابوں میں جو مقبولیت اس کتاب کو حاصل ہوئی پچھلی چند صدیوں میں اس کی مثال نظر نہیں آتی ۔ مولانا مرحوم کی اس کتاب نے سیرت نبوی کی تاریخ میں ایک انقلابی روح کو وجود بخشا) ''

نقشوں کی مدد سے وضاحت :

مولانا صفی الرحمن مبارکپوریؒ نے عرب کے مختلف مقامات کا ذکر کرتے وقت نقشوں سے مدد لی ہے اپنی بات کو مزید وضاحت دینے کی خاطر کتاب میں نقشے دیے گئے ہیں ۔ جیسا کہ ابتدائے نبوت کے وقت عرب کا جو زمانہ تھا اور جو علاقے عرب کا حصہ تھے ان کا نقشہ دیا گیا ہے تاکہ قاری کو عرب کا ابتدائی محل و قوع سمجھ میں آسکے ۔ اس طرح مختلف غزوات کا ذکر کرتے ہوئے بھی مولانا صاحب نے میدان جنگ کا پورا نقشہ دیا ہے ۔ اسی طرح ہجرت کے واقعات کا جہاں تفصیلاً ذکر کیا گیا وہاں بھی ہجرت کے وقت مدینہ شہر کا نقشہ بھی پیش کیا گیا ۔

الرحیق المختوم کا عربی سے اردو ترجمہ :

''الرحیق المختوم'' اصل کتاب عربی میں تحریر کی گئی تھی مولانا صاحب نے یہ کتاب '' جامعہ سلفیہ بنارس '' میں قیام کے دروان تصنیف فرمائی آپؒ جو کچھ دن بھر لکھتے اسے مانوس اساتذہ کرام کو سناتے تھے اور اساتذہ کرام انہیں جی بھر کر داد تحسین دیتے قدرت نے مولانا صاحب کو ذہانت و فطانت کا وافر حصہ عطا کیا تھا آپؒ غیر عربی ہو کر بھی عربی زبان پر بھر پور عبور رکھتے تھے آپؒ نے عربی زبان و ادب اور عربی انشاء ، تحریر یہ کمال پیدا کیا کہ حرب کے اہل علم و اہل قلم نے بھی اس کی داد دی اس کتاب کو نہ صرف سراہا بلکہ اسے انعام یافتہ بھی قرار دیا گیا ۔ کتاب پونے چھ سو صفحات پر مشتمل ہے پاک و ہند کے قارئین کے بھر پور اصرار پر مولانا صاحب نے اس کتاب کا اردو ترجمہ کیا عربی انشاء تحریر کے ساتھ ساتھ مولانا صاحب اردو کے بھی ایک منجھے ہوئے ادیب و قلم کار تھے ۔ چنانچہ اردو میں بھی '' الرحیق المختوم'' کو اتنی ہی پذیرائی ملی جتنی کہ عربی میں ملی ۔ اردو کے علاوہ اس کتاب کا دنیا کی بہت سی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے یہی اس کتاب کی شہرت کی سب سے بڑی دلیل ہے اس کتاب کے ایک ایک جملے سے محبت رسول ٹپکتی ہے ۔

1- القرآن

2- کتب احادیث

3- سیرت النبی ﷺ شبلی نعمانی

4- رحمۃ اللعالمین ۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری

5- محسن انسانیت ۔ نعیم صدیقی

6- انسانِ کامل ۔ ڈاکٹر خالد علوی

7- سید انسانیت ۔ نعیم صدیقی

8- حیات محمد ﷺ ۔ محمد حسین ہیکل

9- حیات سرور کائنات ۔ مارٹن ہیکل

10- پیغمبر صحرا ۔ کے ایل گابا

11- سیرت قرآنیہ سید نا رسول عربی ۔ پروفیسر محمد اجمل خان

12- رسول ﷺ عربی ۔ نورالحسن توکلی

13- سیرت طیبہ محمد رسول ﷺ ۔ مولانا عبدالمقتدر ایم اے

14- پیغمبرانہ دعائیں ۔ ڈاکٹر خالد علوی

15- النبی الخاتم ﷺ ۔ مولانا مناظر احسن گیلانی

16- سیرت النبی ﷺ انسائیکلو پیڈیا ۔ مسعود عبدہ

17- طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس ۶جلد ۔ ڈاکٹر خالد غزنوی

18- نبی اکرم ﷺ بطور ماہر نفسیات ۔ سعیدہ سعدیہ غزنوی

19- اسوہ حسنہ اور علم نفسیات ۔ سعدیہ سعدیہ غزنوی

20- رسول کریم ﷺ کی جنگی اسکیم ۔ عبدالباری ایم اے

21- معراج اور سائنس ۔ آغا اشرف

22- ناموس رسول ﷺ اور قانون رسالت ۔ محمد اسماعیل قریشی

23- ;irst ;77;uslim ;66;y ;76;esley ;72;azleton 70;

24- ;isquoting ;77;uhammad ;66;y ;74;onethen ;65;-;67; ;66;rown 77;

25- ;uhammad ;66;y ;77;ortin ;76;ink 77;

26- تاریخ الامم ۔ ابن حریر طبری

27- سیرۃ مصطفی ﷺ ۔ محمد ادریس کاندھلوی

28- سیرت سرور دوعالم ﷺ ۔ ابواعلیٰ مودودی

29- ضیاء النبی ﷺ ۔ پیر کرم شاہ الازہری

30. بصر انقلاب ۔ وحید الدین خان

31. ارمفان حق ۔ افتخار حسین شاہ +عبدالروف کوثر

32. رسول اکرم ﷺ کی سیاسی ۔ ڈاکٹر حمید اللہ

33. خطبات بہاولپور ۔ ڈاکٹر حمید اللہ

34. نقوش (رسول نمبر) ۔ محمد طفیل

35. الشفا ۔ قاضی عیاض بن عمرو

36. محاضرات سیرت ﷺ ۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی

37. اسیرۃ النبویہ ﷺ ۔ عبدالملک بن ہشام

38. سیرت رسول اللہ ﷺ ۔ محمد بن اسحاق

39. الوفا با احوال المصطفیٰ ﷺ ۔ عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن جوزی

40. سرائیکی زبان وادب ۔ ڈاکٹر مقبول حسن گیلانی

41. کونین داوالی ۔ ڈاکٹر عبدالحق

42. Amir, Shafiqur Rehman, Awan, Abdul Ghafoor (2017) Essays relating to Biography of the Holy Prophet (MPBUH) in Masnad-e-Abu Hurairah*, Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3* (4):212-229.

43. Amjad Ali,Awan, Abdul Ghafoor (2017). Comparative study of Khutbat- e-Madaras and Muhazirat-e-Seerat*, Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3* (3): 153-189.

44. Assadullah,Muhammad, Awan (2018). Understanding the biography of the Holy Prophet and current challenges to Islam, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 4*(1):87-111.

45. Awan, Abdul Ghafoor, Imran Ansari (2017). Specific study of Essays relating to Hazrat Jabir Bin Abdullah*, Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol.3* (3):39-56.

46. Awan, Abdul Ghafoor, Jamil Ahmad (2017). Concept of Spiritualism of Peer Syed Ghulam Naseeruddin Naseer Gilani of Golara Sharif, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3* (3):14-35.

47. Javeria Tehseen, Awan, Abdul Ghafoor (2017). Critical analysis of the

literature relating to three divorces in one sitting, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol .3* (3):71-84.

48.Misbah Tehseen, Awan, Abdul Ghafoor (2017). Benefits of Marriage Life Islam in the light of “Bahara-e-Shariat" and "Bahashti-i- Zaver" *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3* (3):106- 135.

49. Munawar, Syed Ali Shah, Awan, Abdul Ghafoor (2017). Importance of the study of “Seerat” in Text books of Public Educational institutions of Punjab, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3 (4):230-251.*

50. Naz, Shumaila, Awan, Abdul Ghafoor (2018). Analysis of social benefit of family life in Islam in the light of “Bhahishti Zewar” and Jannati Zewar, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 4* (4):486-506.

51.Saima Rashid, Soubia Khan, Awan, Abdul Ghafoor (2018). Great saints of Multan and history of their shrines and their social importance, Global *Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 4* (2):245.

52. Saleem, Asia., Awan, Abdul Ghafoor (2019). Objections of Ahl-e-Kitab and their answers in the light of “Tafseer Biyanul Quran” written by Dr.Israr Ahmad, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities,* Vol 5(1): 37-61